آج لے ان کی پناہ مان لے آقا ان کو
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

کتاب مستطاب نافع شیخ وشاب

مسمیٰ بہ

مالک رقاب الامم محمد رسول اللہ ﷺ

المعروف

محمد رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور اس کے تقاضے

ورفعنا لک ذکرک

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	مالک رقاب الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
المعروف بہ	:	محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کے تقاضے
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	22/ربیع الاول 1426ھ/مطابق 2/مئی 2005
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیش لفظ

از محمد جواد رضا خاں جامیؔ

صاحبزادہ حضور تاجدار رضویت مفتی محمد عبدالوھاب خاں رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد

حضور تاجدار رضویت حضرت علامہ مولٰینا مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بالرضا سرمدی نے آخری زمانہ حیات میں جس فتنے کے خلاف تاریخ ساز بے مثال کام سرانجام دیا' وہ ترابیہ کی سرکوبی ہے' زیر نظر کتاب **مالک رقاب الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم** المعروف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کے تقاضے آپ کے اسی کار عظیم کے سلسلے کی کڑی ہے۔

زیر نظر کتاب میں حضور تاجدار رضویت رضی اللہ عنہ نے آیات قرآنی حدیث محبوب ربانی' فقہائے اسلام کے اقوال کی تابانی' امام اہلسنت کے فرامین کی فراوانی سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی تعظیم کے تقاضے بیان فرمائے ہیں' جن کے مطالعے سے حق واضح ہوجاتا ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کس اعلیٰ درجہ کی احتیاط چاہتی ہے' اور سسر اور داماد جیسے رکیک الفاظ ہرگز ہرگز ان کی شان کے لائق نہیں۔

تقابل کیجئے! اللہ جل مجدہ ان کی رفعت وشان کی خاطر ان کی تعظیم وادب کا درس قرآن مجید فرقان حمید میں مسلمانوں کو تعلیم فرمارہا ہے' اور ترابیہ کبیریہ ان کی تنقیص شان کی خاطر داماد وسسر جیسے عامیانہ الفاظ کو جائز ہی نہیں بلکہ بے کراہت جائز کہہ کر ان کی شان میں اہانت ودشنام کو رائج کیا چاہتے ہیں۔

اے عزیز! ایک طرف قرآن ہے حکم رحمٰن ہے' دوسری طرف ابلیس ہے اغوائے شیطان ہے' چن لے جو راہ چننی ہے' قرآن کا متبع ہوکر جنت کا راستہ لے' یا شیطان کی پیروی کر کے جہنم کا راہ لے' دونوں تیرے اختیار میں ہے' دونوں راہیں تیرے سامنے ہیں' جس کا قصد کرے گا پائے گا' اسی نیکی اور بدی کے امتیاز کی خاطر تو عالم شہادت دنیا میں بھیجا گیا ہے' اگر قرآن سے تیری تسلی نہ ہو' تو تیری شقاوت کا کوئی جواب نہیں' اگر قرآن تیرے لئے شفاء و رحمة للمومنین ہوا تو تجھ پر رحمتوں کا حساب نہیں' ورنہ ولا یزید الظٰلمین الا خسارہ کرتا ہے تیرے عذاب بے حساب کی طرف اشارہ۔

بھلا دیکھ تو سہی! قرآن کے تیس پارے کس کی ثنا میں مشغول ہیں' کس کی تعظیم کس کا ادب تعلیم کرتے ہیں' کیا اس مکین لامکاں صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ایسے رکیک الفاظ کے استعمال کی اجازت دیتی ہے؟ حاشا للہ ہرگز نہیں کہ وہ بارگاہ عظیم اس کا کیا کہنا' امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ﷺ ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

ادب گاهیست زیر آسمان از عرش نازك تر
نفس گم کرده می آید جنید و بایزید ایں جا

وہ لوگ جو مُصر ہیں بارگاہ رسالت میں اہانت اور دشنام کو رواج دینے کیلئے وہ آج نہیں تو کل سہی :

كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ " سورة النباء ۞ 4,5۞

''ہاں ہاں! اب جان جائیں گے' پھر ہاں ہاں جان جائیں گے۔''

کہ اللہ عزوجل کے حضور حاضری ہوگی اور ضرور ہوگی :

اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَوْمَ يُنْفَخُ فِيْ الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ " سورة النباء ۞ 17,18۞

''بے شک فیصلہ کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے' جس دن صور پھونکا جائے گا' تو تم چلے آ ؤ گے فوجوں کی فوجیں۔''

اور ایسے بدبخت و بدنصیب کیلئے :

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِّلطَّاغِيْنَ مَاٰباً ۝ " سورة النباء ۞ 21,22۞

''بے شک جہنم تاک میں ہے' سرکشوں کا ٹھکانہ۔''

اور اس سے چھٹکارا نہیں۔ اور جہنم میں کیا ہے آج ہی جان لیں :

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّ لَا شَرَابًا ۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ۝ " سورة النباء ۞ 24,25۞

''اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ پائیں اور نہ کچھ پینے کو' مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کا جلتا پیپ۔''

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں سسر اور داماد جیسے رکیک الفاظ استعمال کرنے کا فتویٰ دیتے وقت شہنشاہ حقیقی حضرت جل جلالہ کی بارگاہ عدالت کو بھولے ہوئے تھے کہ :

اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ۝ " سورة النباء ۞ 27۞

''بے شک انہیں حساب کا خوف نہ تھا۔''

قرآن کا سکھایا ہوا ادب لا تقولوا راعنا اور لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم چھوڑ کر دامادوسسر جیسے رکیک الفاظ استعمال کیے تو بے شک :

وَّ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كِذَّابًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ " سورۃ النباء ۝ 28,29

''اور انہوں نے ہماری آیتیں حد بھر جھٹلائیں' اب چکھو کہ ہم تمہیں نہ بڑھائیں گے مگر عذاب۔''

اور جو ایسے واہیات فتویٰ سے لاتعلق رہا' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان کی سربلندی کیلئے سربکف رہا' اقوال فقہاء کے دامن کرم سے وابستہ رہا اور اللہ رب العٰلمین کا خوف کیا اس کیلئے ارشاد ہے :

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا ۝ " سورۃ النباء ۝ 31

''بے شک ڈر والوں کو کامیابی کی جگہ ہے۔''

اور یہی نہیں بلکہ بے نہایت کرم واحسان ہوگا جس کا تصور بھی محال ہے :

جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ " سورۃ النباء ۝ 36

''صلہ تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا۔''

حضور تاجدار رضویت رضی اللہ عنہ نے تمام احکام کھول کھول کر سنا ڈالے' کوئی راہ مخفی نہ رکھی :

فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ " سورۃ النباء ۝ 39

''اب جو چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے۔''

سلام ہے اس پر جس نے قرآن سے رہبری کی'

سلام ہے اس پر جس نے حدیث سے رہنمائی فرمائی'

سلام ہے اس پر جس نے فقہائے کرام کا دامن نہ چھوڑا'

اور سلام ہے اس پر جو ان فقہا کے دامن اقدس سے ایسا لپٹا کہ مبارکپور و بریلی سے اٹھنے والی کالی آندھیاں بھی اسکے پائے استقامت کو جنبش نہ دے سکیں'

سلام ہے اس پر جس کا ہر ہر نفس عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں پور پور ڈوبا رہا'

سلام ہے اس پر جس کی آخری سانس بھی عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرچار میں خارج ہوئی'

سلام ہے اس پر جو دنیائے اسلام کا چمکتا ہوا چاند تھا'

سلام ہے اس پر جس کی ہیبت سے ترابیوں کبیریوں اختریوں کے دل کانپتے رہے'

سلام ہے اس پر جس نے اپنی شان وشوکت' اپنی عزت وناموس اپنا وقار اپنی خاندان اپنا سب کچھ اپنے آقا ومولیٰ سید

الانس والجان محبوب حنان ومنان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نثار کردیا‘

سلام ہے اس پر جسے دنیائے رضویت تاجدار رضویت کہتی ہے

رضی اللہ الوھاب الناصح عنہ

اور سلام ہے اس پر جو ہدایت کا پیرو ہو‘

سلام ہے اس پر جو قرآن کی راہ لے‘

سلام ہے اس پر جو حدیث سے ہدایت لے‘

سلام ہے اس پر فقہائے کرام کا دامن نہ چھوڑے‘

سلام ہے اس پر جو عظمت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے قلب میں راسخ کرے‘

سلام ہے اس پر جو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرے‘

سلام ہے اس پر جو ابلیس لعین کو اذیت دے‘

سلام ہے اس پر جو قرآن حدیث اور فقہائے کرام کے بتائے ہوئے راستے پر چلے‘

سلام ہے اس پر جو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام المرسلین نبی الانبیاء مانے اور جانے۔

اِنَّا اَنْذَرْنٰکُمْ عَذَابًا قَرِیْبًا یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ یَدٰہُ وَ یَقُوْلُ الْکٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرٰبًا

"سورۃ النباء ۞ 40۞

''ہم تمہیں ایک عذاب سے ڈراتے ہیں کہ نزدیک آ گیا جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا۔''

وما علینا الا البلاغ

فقیر حقیر محمد جواد رضا خاں القادری الرضوی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین و خاتم النبین و شفیع المذنبین ورحمۃ للعٰلمین و محبوب رب العٰلمین سیدنا و مولٰنا وماوٰنا وملجانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و علیٰ الہ و اصحابہ وبارک وسلم اما بعد قد قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم و الفرقان الکریم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِّنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ (النساء : 46)

''کچھ یہودی بات کو اس کی جگہ سے بدلتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعنا کہتے ہیں زبان پھیر کر اور دین میں طعنہ کرنے کو۔''

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''کچھ یہودی جب دربارِ نبوت میں حاضر آتے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ عرض کرنا چاہتے تو یوں کہتے سنئے آپ سنائے نہ جائیں جس سے ظاہر تو دعا ہوتی یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی ناگوار بات نہ سنائے اور دل میں بددعا کا ارادہ کرتے کہ سنائی نہ دے اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرماتے اور یہ بات سمجھ لینے کیلئے مہلت چاہتے تو راعنا کہتے جس کا ایک پہلوئے ظاہر یہ کہ ہماری رعایت فرمایئے اور مراد مخفی رکھتے رعونت والا اور بعض زبان دبا کر راعنا کہتے یعنی ہمارا چرواہا' جب پہلودار بات دین میں طعنہ ہوئی تو صریح صاف کتنا سخت طعنہ ہوگی' بلکہ انصاف کیجئے تو ان باتوں کا صریح بھی ان کلمات کی شناعت کو نہ پہنچتا بہرا ہو نیکی دعا یا رعونت یا بکریاں چرانے کی طرف نسبت کو ان الفاظ سے کیا نسبت۔''

وہ صاف صریح الفاظ داماد و خسر کی اضافت حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب کرنا اور العیاذ باللہ تعالیٰ اس کو بے کراہت جائز بتاتا ہے جبکہ وہ محدث کبیر ضیاء مبارکپوری لکھتا ہے کہ :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ (داماد و خسر) بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں' ہاں! اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔'' (العیاذ باللہ تعالیٰ) (فتویٰ ضیاء مبارکپوری : 3)

اس عبارت سے صاف وصریح الفاظ میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب داماد و خسر کی اضافت کرنا صریح اور صاف (معاذ اللہ) اہانت کرنا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینا اور اس کو بے کراہت جائز لکھ کر عوام سے خوب معاذ اللہ گالیاں دلوا کر اپنے سینے کی بھڑاس نکالنا ہے' چنانچہ یہ بھی تاکید کر دی کہ :

''مگر اس استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔''

جیسا کہ یہود بے بہود قرینہ سے بات کو اسکی جگہ سے بدلتے اور راعنا زبان دبا کر راعینا یعنی ہمارا چرواہا کہتے تھے مگر اس وقت دربار

رسالت جلوہ افروز تھا اور وحی الٰہی کا سلسلہ بھی جاری تھا کہ ہر کینہ پرور کا کینہ اور ہر دل کے روگی کا روگ حسد وعناد کا پردہ چاک ہو جاتا' اور اصلی مکروہ چہرہ سامنے آجاتا' مگر اب نہ ہماری نگاہوں کے سامنے دربار رسالت ہے نہ سلسلہ وحی الٰہی جاری ہے' چنانچہ اب کوئی ذریعہ ایسا نہیں جس سے گستاخوں اور دشنام دہندوں کے قلوب کی بیماری ظاہر ہو' سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ ظاہری عبارات واسباب پر ہی حکم لگایا جاسکتا ہے۔

اللہ علیم وقدیر نے اس گستاخ موذی کے قلم سے ہی اس راز کو فاش کرا دیا کہ سینہ کا کینہ اور دل کا روگ کھل کر سامنے آگیا اور اس موذی نے بذات خود اقرار کر لیا کہ ''الفاظ داماد وخسر اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج ہیں (مگر یہود بے بہبود کا) قرینہ ضروری ہے۔'' اللہ قادر قیوم کی حکمت بالغہ ہے کہ موذی کے قلم سے ہی اقرار کرا دیا اور ہر قسم کی تحقیق وتفتیش کی قباحت سے بچا لیا چنانچہ معلوم ہوا کہ یہ تو یہودیوں سے بھی بدتر ہیں وہ تو دل میں مراد مخفی رکھتے تھے یہ تو صراحۃً علانیہ دشنام (گالی) لکھ کر بے کراہت جائز کہتے ہیں۔

عزیزان ملت! یہودیوں کا قرینہ تکلم قرآن کریم میں مذکور جس کو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے۔

نمبر......1 ❁ کہ وہ بات کو اس کی جگہ سے بدلتے۔

نمبر......2 ❁ راعنا کہتے زبان پھیر کر۔

نمبر......3 ❁ صورۃ راعنا کہتے حقیقۃً راعینا کہتے۔

نمبر......4 ❁ مراد مخفی رعونت والا اور ہمارا چرواہا ہوتی۔

نمبر......5 ❁ یہودی صراحۃً وعلانیہ نہ کہتے بلکہ خفیہ قرینہ سے اہانت کرتے۔

نمبر......6 ❁ یہودی بالفرض خفیہ قرینہ سے بھی نہ کہتے بلکہ اگر صراحۃً بھی کہتے تو اسکی شناعت کو نہ پہنچتا۔

نمبر......7 ❁ یہ تو یہ بھی جانتے ہیں کہ الفاظ داماد وخسر اہانت ودشنام کیلئے بھی رائج ہیں۔

نمبر......8 ❁ اور جاننے اور سمجھنے کے باوجود ان الفاظ مکروہ کو بے کراہت جائز لکھتے ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ)

نمبر......9 ❁ علم وآگہی کے بعد بھی ان الفاظ کو بے کراہت جائز لکھ کر مسلمانوں کو گستاخی کرنے پر جری بناتے اور گمراہ کرتے ہیں۔

نمبر......10 ❁ ان لوگوں کی یہ تمام تر سعی کرنا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اقدس کے خلاف بغاوت کرنا اور عداوت کا درس دینا ہے۔

عزیزان گرامی!

نمبر......1 ❁ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے دلوں کی گہرائیوں سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرتے۔

نمبر......2 ❁ ان کے سینے کینوں سے پاک۔

نمبر......3 ❁ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت سے مالا مال۔

نمبر......4 ❁ بے نہایت ادب واحترام کا ہر لحظہ اہتمام۔

نمبر......5﴾ دربار پاک رسالت مآب میں ان کی حاضری مجسم عجز وانکساری کا پیکر ہوتی تھی۔

نمبر......6﴾ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں بے نہایت ادب واحترام کا مجسمہ نظر آتا ہے۔

نمبر......7﴾ ان کا کلام جہر و بیبا کی سے پاک۔

نمبر......8﴾ ان کے کلام میں پستی وانکساری۔

نمبر......9﴾ ان کے کلام میں خلوص ووفا داری۔

نمبر......10﴾ وہ نہایت شائستگی وادب واحترام سے عرض کرتے راعنا یارسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حال کی رعایت فرمایئے اور کلام اقدس کو سمجھ لینے کی مہلت دیجئے۔

اے عزیز! غور کر اور فکر صائب سے کام لے! دیکھ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ایسے اوصاف جمیلہ وفضائل جلیلہ کے باوجود ان کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی جائے۔

آیت نمبر 2

کما قال تعالیٰ:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ (البقرة : 104)

''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

اے عزیز! تامل کر کہ صحابہ کرام کو کلمہ راعنا کہنے سے کیوں منع فرمایا گیا' جبکہ یہ کلمہ نہایت ہی تعظیم وتوقیر کا مظہر تھا' اس کے باوجود بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کلمہ راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ یہودیوں کو کلمہ راعنا میں ایک مخفی تشبیہ ملتی تھی' یہودی کلمہ راعنا کو زبان پھیر کر بظاہر تو راعنا کہتے مگر اس سے ظاہر مشابہت کی بناء پر اپنی مراد مخفی راعینا رکھتے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں سوادبی اور اہانت کا معنی رکھتا تھا' بظاہر راعنا کہتے مگر زبان دبا کر راعینا کہتے جس سے ان کی مخفی مراد راعینا یعنی ہمارا چرواہا یا رعونت والا ہوتی' چنانچہ اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی اور اس کا ہم معنی دوسرا کلمہ انظرنا کہنے کا حکم فرمایا تا کہ کفار وفجار کو کوئی راہ استخفاف میسر نہ آئے' اللہ جل جلالہ نے صرف ایک تشبیہ مخفی کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا تو وہ لوگ یہ جاننے کے باوجود کہ لفظ دامادو خسر اہانت ودشنام (گالی) کیلئے بھی رائج ہے پھر ان ہی الفاظ دشنام کو معاذ اللہ خاکش بدہن حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بے کراہت جائز کہتے اور اسی پر فتوے دیتے اور مسلمانوں کو گستاخی پر جری اور بیدین بناتے ہیں۔

اور وہ لوگ جو اس اہانت ودشنام کو خود جائز رکھتے ہیں' وہ خود مسلمان نہیں اور ان کی اس خباثت سے جس قدر مسلمان خارج از اسلام ہوئے ان سب کا باران لوگوں کی گردن پر ہے جنھوں نے ان کو اسلام سے خارج کرنیکی سازش کی اور مسلمانوں کا کافر ہونا چاہا' ان سب کے کافر

ہونیکا عذاب ان کی گردنوں پر ہے' جنھوں نے ان کو اسلام وسنیت کی سعادت سے محروم کیا اور مسلمانوں کو کافر بنایا' العیاذ باللہ تعالیٰ فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی فیصلہ ہے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ درر الحکام علامہ مولی خسرو جلد اول: 299 سے نقل فرماتے ہیں:

اذا سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحا من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين ، مسلم فلا توبة له اصلا و اجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شك في عذابه و كفره كفر

''اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

پھر اس کے بعد اشباہ و لنظائر قلمی باب الردۃ سے نقل کرتے ہیں اور مرتد کا حکم بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

''اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اسکی عورت فوراً اسکے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو اسلام لائے جب بھی نکاح میں واپس نہ جائے گی۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف؛ ششم:40)

مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر اس سے بھی کہنے والا کافر ہوجاتا ہے۔'' (الشہاب الثاقب: 57؛ کتبخانہ رحیمیہ دیوبند)

اے عزیز! ملاحظہ ہو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں کہ جو الفاظ موہم تحقیر (یعنی ان الفاظ میں تحقیر کا وہم بھی ہو) اگرچہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر پھر بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے' اور یہ لوگ تو العیاذ باللہ ان الفاظ کو اہانت اور دشنام کیلئے رائج مان کر خاکش بدہن حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ان الفاظ کی اضافت کو بے کراہت جائز لکھتے ہیں' العیاذ باللہ تعالیٰ۔

فیصلہ کیجئے! دونوں گروہوں میں کس قدر فرق ہے یہ لوگ تو العیاذ باللہ یہودیوں سے بھی بدتر ہیں کہ وہ بھی ایسے صریح اور قبیح الفاظ نہیں کہتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں اور محدث کبیر ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

برادران ملت! ملاحظہ کیجئے کہ یہ دشنامی مفتی مولوی گمراہ اور گمراہ گر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں ان الفاظ کو جو اہانت و دشنام کیلئے رائج ہیں خاکش بدہن بے کراہت جائز مانتے اور کہتے ہیں اور اسی پر فتویٰ دیتے ہیں۔

آیت نمبر 3

ملاحظہ ہو کہ اللہ واحد قہار و قادر مختار اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس پیار سے یاد فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً وَلاَ تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ (البقرۃ: 119)

''(پیارے محبوب) بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کا سوال نہ ہوگا۔''

دیکھو اللہ حی و قیوم اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے کہ اے محبوب ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا یعنی بشیر و نذیر بنایا اور یہ لوگ العیاذ باللہ تعالیٰ جو الفاظ اہانت و دشنام کیلئے رائج ہیں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں خاکش بدہن بے کراہت جائز ہو نیکا حکم لگاتے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ۔

آیت نمبر 4

ملاحظہ ہو سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یوں عرض کرتے ہیں :

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِکَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّکَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (البقرۃ : 129)

''اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انھیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انھیں خوب ستھرا (پاک) فرمادے، بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔''

عزیزان ملت! ملاحظہ ہو کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اپنے رب تبارک تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں کہ اے رب ہمارے ہماری اولاد میں ایک رسول بھیج کہ ان ہی میں سے ہو اور ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انھیں تیری کتاب اور پختہ علم (حکمت) سکھائے اور انھیں خوب پاک و ستھرا فرمادے۔

سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل از ولادت مبارکہ ہزاروں سال پہلے ان کے حق میں اپنے رب سے یہ دعا فرماتے ہیں اور اپنی اولاد کیلئے ھادی اور پاک کرنیوالا فرماتے ہیں ان کو مذکورہ صفات کا جامع مانتے ہیں اور یہ لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں خاکش بدہن اہانت اور گالی کے لئے جو الفاظ رائج ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ بے کراہت جائز کہتے ہیں تقابل کیجئے۔

آیت نمبر 5

اللہ ملک القدوس ارشاد فرماتا ہے :

وَكَذَلِکَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُواْ شُهَدَاء عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً (البقرۃ : 143)

''اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ۔''

معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کو فرمایا جاتا ہے کہ تم سب امتوں میں افضل ہو کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ رسول تمہارے نگہبان اور گواہ ہیں اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ویکون الرسول علیکم شھیدا فرمارہا ہے یعنی تمام کائنات میں سب سے افضل و اعلیٰ برتر و بالا ہیں یہاں چند باتیں معلوم ہوئیں :

نمبر......1 ﴿حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سب امتوں میں افضل اور دوسری امتوں پر گواہ۔

نمبر......2 ﴿امت میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے نہایت افضل و اعلیٰ یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ساری امت کے مالک اور آقا اور امت محمد رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم کے بندے اور غلام

نمبر......3 ﴿حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امت کے نگہبان و گواہ، گو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک امت ان کی مملوک جو مسلمان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا مالک اور خود کو ان کا غلام نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔

نمبر......4 ﴿امت کا یہ حال ہے، دیگر تو کجا جن سے رشتہ نہیں، اگر حقیقۃً داماد و خسر کا رشتہ بھی ہو تو داماد اپنے خسر کو خسر کے لقب سے نہیں بلاتا اسی طرح خسر بھی اپنے داماد کو داماد کہہ کر خطاب نہیں کرتا۔

نمبر......5 ﴿بالفرض اگر رشتہ نہ ہو اور کسے باشد کوئی شخص کسی شخص کو خسر کہہ دے تو وہ اس کیلئے گالی ہے اسی طرح اگر کوئی شخص کسی کو داماد کہہ دے وہ بھی گالی ہے یعنی ہر دو کیلئے یہ الفاظ صراحۃً گالی ہیں۔

نمبر......6 ﴿پھر جو مسلمان ہو کر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاکش بدہن داماد و خسر کے القاب کا پیوند لگائے تو کیا اس نے حضور اکرم سید عالم صلی تعالیٰ علیہ وسلم کو صراحۃً گالی نہ دی؟ بیشک اس نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گالی دی اور خارج از اسلام ہو گیا اور اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی کہ اب بعد توبہ بھی دوبارہ نکاح میں نہیں جاسکتی۔ کمامر

نمبر......7 ﴿شرفا اور مہذب حضرات اپنے داماد کو بھی داماد کہہ کر خطاب نہیں کرتے اور نہ خسر کو خسر کے القاب سے ندا کرتے ہیں ان لوگوں کے نزدیک یہ نہایت کریہہ اور گستاخی ہے۔

نمبر......8 ﴿پس جو الفاظ اپنی ذات کیلئے اہانت اور گستاخی ہوں وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے کیسی صریح اہانت و دشنام اور موجب کفر قطعی ہے۔

آیت نمبر 6

اللہ واحد قہار ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (آل عمران : 31)

''اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

یہاں فرمایا جارہا ہے کہ اے محبوب تم فرمادو، غور طلب یہ امر ہے کہ حکم اللہ جل جلالہ کا ہے اور حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جارہا ہے کہ اے محبوب تم فرمادو اس سے ظاہر اور واضح ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ ملک القدوس کے خلیفۃ اللہ

الاعظم ہیں ان کا حکم اللہ عزوجل کا حکم ان کی غلامی اللہ ملک القدوس کی پیروی فرمانبرداری ہے' حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے آقا ہیں ہم ان کے غلام ہیں اور جو اس سے اعراض کرے اور منہ موڑے وہ مسلمان نہیں چہ جائیکہ داماد وخسر کے رشتے العیاذباللہ تعالیٰ۔

آیت نمبر7

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ (آل عمران : 81)

''اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا' فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اوراس پر میرا بھاری ذمہ لیا' سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا' فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔''

اس آیت کریمہ کی توضیح بڑی عالی شان اور بے مثال ہے جو آیت کریمہ کے ترجمہ سے ہی ظاہر ہے' البتہ ضرور جان لینا چاہئے کہ اللہ جل جلالہ نے انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو جمع فرمالیا پھر ان سے پختہ عہد لیا اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق اور انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرمایا کہ جب میں تم کو کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس تشریف لائے میرا محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا اس مختصر عبارت سے واضح ہو جاتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول معظم ہیں اور تمام رسولوں کے رسول ہیں اور نبیوں کے نبی' نبی الانبیاء ہیں' ان کا کوئی نہ تو ہمسر ہے' نہ کوئی مثل ہے' یہ بے مثل و بے نظیر ہیں اور نبی الانبیاء اور سید المرسلین ہیں تمام مسلمان ان کے غلام بندہ بیدام ہیں جس نے ان کی غلامی سے اعراض کیا اور منہ موڑا وہ جہنم میں گیا سوائے اس کے نسبت اور کوئی رشتہ نہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کے آقا ہیں اور تمام مسلمان ان کے بندے اور غلام ہیں' پس وہ لوگ اپنی خبر لیں کہ قرب رشتہ کو ڈھال بنا کر خاکش بدہن ان کے حق میں داماد وخسر کے گھناؤنے اور رکیک الفاظ کی اضافت کو ان کے حق میں بے کراہت جائز لکھتے ہیں' یہودیوں نے بھی ایسی جرأت نہ کی باوجودیکہ بات کو اس کی جگہ سے بدلتے اور راعنا کہتے مگر زبان پھیر کر راعینا یعنی العیاذ باللہ ہمارا چرواہا کہتے یہ لوگ تو ان سے بھی زیادہ بدتر اور گستاخ اور منکر رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ۔

آیت نمبر 8

اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّهَ تَوَّاباً رَّحِيماً

(النساء : 64)

''اور اگر جب وہ (مسلمان) اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔''

تامل فرمائیے! کہ مسلمان اللہ رب العلمین کی نافرمانی کر کے اپنی جان پر ظلم کریں ان کو حکم فرمایا جارہا ہے کہ وہ ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور ہمارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں گے' معلوم ہوا کہ اللہ ملک القدوس تک رسائی بلا وسیلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محال ہے' کیونکہ اللہ جل جلالہ خالق و معبود ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول اور خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں مسلمان ان کے بندے اور غلام ہیں اور وہ مسلمانوں کے مولیٰ اور آقا ہیں' بے ان کے وسیلہ جلیلہ کے اللہ عزوجل کسی کی توبہ بھی قبول نہیں فرماتا

بے ان کے واسطہ کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ الاعظم اور ملک رقاب الامم ہر مسلمان ان کا بندہ اور غلام وہ سب کے مالک مولیٰ ہیں ان کی تعظیم شرط ایمان بلکہ عین ایمان ہے۔

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

تاسف تو ان لوگوں پر ہے کہ جو مسلمان ہی نہیں بلکہ مولوی اور مفتی کہلائیں اور ممتاز الفقہاء کا لیبل لگائیں اور خلیفۃ الاعظم و رسول معظم نبی الانبیاء حبیب کبریا شہنشاہ دو عالم مالک رقاب الامم سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وہ سخت کریہہ الفاظ جو بقلم خود اقراری کہ یہ الفاظ اہانت و دشنام کیلئے رائج ہیں وہ سید المرسلین محبوب رب العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں خاکش بدہن بے کراہت جائز مانیں اور اسی امر پر فتویٰ اور مدعی علم ہونے کے باوجود اسی پر مصر ہیں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

آیت نمبر 9

اللہ حی وقیوم ارشاد فرماتا ہے :

فَلاَ وَرَبِّکَ لاَ یُؤْمِنُونَ حَتَّیَ یُحَکِّمُوکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لاَ یَجِدُواْ فِیْ أَنفُسِہِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُواْ تَسْلِیْماً (النساء : 65)

''تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ دین میں تو وہ مالک شریعت ھدیٰ ہیں مگر یہاں اللہ قادر ومختار آپس کے اختلافات وجھگڑوں میں بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاکم فرمارہا ہے کہ محمد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو بھی فرمادیں اس کو جان ودل سے مان لیں اور اپنے قلب میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پائیں وہی مسلمان ہیں ورنہ جو اپنے دل میں رکاوٹ پائے اس امر میں جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ مسلمان ہی نہیں۔

افسوس ھے ایسے مولویوں اور مفتیوں پر کہ وہ حضور اکرم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وہ کریہہ الفاظ جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں ان کو خاکش بدہن سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں مدعی علم ہونے کے باوجود بے کراہت جائز لکھے اور اس پر مصر ہو العیاذ باللہ تعالیٰ

آیت نمبر 10

اللہ حی وقیوم ارشاد فرماتا ہے :

یَا أَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَاء کُم بُرْہَانٌ مِّن رَّبِّکُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَیْکُمْ نُوراً مُّبِیْناً (النساء : 174)

''اے لوگوں! بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔''

عزیزان ملت! ملاحظہ ہو کہ اللہ ملک القدوس اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برہان یعنی واضح دلیل فرمائے اور ان پر نور مبین یعنی قرآن حکیم نازل فرمایا جس کو روشن نور فرمایا گیا جس کی نہ کوئی نظیر ہے نہ کوئی مثال۔

اے عزیز! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ حی و قیوم نے واضح دلیل فرمایا اور دلیل وہ ہے جو دلالت کرے دعویٰ پر اور دعویٰ ہے لاالہ الا اللہ اور اسکی دلیل ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم۔

ثابت ہوا! کہ اللہ حی وقیوم کے عرفان کی واحد برہان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو ان کو نہیں جانتا وہ اللہ حی و قیوم کو نہیں پہچانتا' جس کو جتنی معرفت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی' اس کو اسی قدر عرفان ہے اللہ حی و قیوم کا' بلا وسیلہ محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی

بھی اللہ حی وقیوم کونہیں پہچان سکتا ۔

کھلے کیا راز محبوب و محبّ مستان غفلت پر
شراب قدرای الحق زیب جام من رانی ہے

حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من رانی فقد ر الحق جیسے میرا دیدار ہوا' اسے دیدار حق ہوا۔پس واضح ہوا کہ جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جانا اس نے اللہ حی وقیوم کو پہچانا۔

افسوس ایسے مولویوں اور مفتیوں پر کہ جس رسول کو اللہ عزوجل نے واضح دلیل بنایا یہ مفتی اس محبوب رب العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں خاکش بدہن وہ الفاظ جواہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں' العیاذ باللہ بے کراہت جائز بتائیں' اور مدعی علم ہونے کے باوجود ان ہی الفاظ پر مصر ہیں کہ مدت مدید گزرنے کے باوجود کوئی خبر رجوع لانے یا توبہ کرنے کی نہ آئی یہ دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گستاخ اور توہین کرنے والے کو توبہ کی توفیق نہیں دیتا اور نہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے ۔

بخدا خدا کا یہی ہے در' نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو' جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

آیت نمبر 11

اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

(التوبۃ : 128)

''بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر نہایت مہربان۔''

اے عزیز! غور تو کر کہ اللہ اپنے پیارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق کیا فرما رہا ہے

اولاً......❁اس میں شک نہیں کہ تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائے جو اللہ ملک القدوس کے پیارے محبوب ہیں اور سارے رسولوں کے سردار ہیں۔

ثانیاً......❁باوجود اس شان والا کہ ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔

ثالثاً......❁اور پھر تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ہیں۔

رابعاً......❁اور وہ سید المرسلین مسلمانوں پر رؤف بھی ہیں رحیم بھی۔

خامساً ...... ❁ مسلمانوں دیکھو نبی الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے محسن اعظم ہیں ؎

نبی سرور ہر رسول و ولی ہے
نبی راز دار مع اللہ لی ہے
وہ نامی کہ نام خدا نام تیرا
رؤف و رحیم و علیم و علی ہے

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس شان اقدس پر ہر نبی و رسول ہر مومن و ولی شاد ہے اور ان کی عظمت ان کے دلوں کی گہرائیوں میں آباد ہے اور ان کی عظمت وشان ان کے قلوب کا چین ہے، شان اقدس ارفع و اعلیٰ ان کے قلوب کا سرور کیوں نہ ہو کہ وہ مومنین پر رؤف بھی ہیں اور رحیم بھی اور یہ باعث تسکین خاطر ونشان فرحت و انبساط ہے ان کی یہ شان اقدس والا وارفع و اعلیٰ جو قرآن کریم میں مذکور و مسطور کو دیکھ کر کچھ مولوی ومفتیوں کو حسد پیدا ہوا اور براہ عناد ایک ایسی راہ ہموار کی جو ان کی شان ارفع و اعلیٰ کے خلاف توہین و گستاخی سے بدتر الفاظ کا انتخاب کیا، اور وہ الفاظ جو اہانت و دشنام کیلئے بقلم خود رائج تھے ان کو وضع کیا اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں خاکش بدہن بے کراہت جائز لکھا اور اسی پر مصرُ رجوع اور توبہ کا کوئی تصور نہیں حالانکہ عرصہ بعید گزر چکا مدعی علم بھی ہیں اور گالی پر مصر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

مسلمانو! آخر ایسا کیوں؟ عزیزم! بہت سے مولویوں مفتیوں کو ابلیس لعین نے اپنا بندہ بیدام بنا رکھا ہے، کیا آپ نے نہ دیکھا کہ جس گمراہ فرقہ نے جنم لیا اس کے بانی مولوی اور مفتی ہی تو تھے چنانچہ ان مولویوں اور مفتیوں نے یک نہ شد دو شد باطل فرقوں کو جنم دیا یک ترابی دوم کبیری سے وہ موسوم ہیں اور اب بھی مسلمانوں کو گمراہ و بیدین بنا رہے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ

اے عزیز! حسد وعناد عداوت و دشمنی ضد ہے محبت و الفت کی جس کو محبت ہوتی ہے اس کو اپنے محبوب کے عیب نظر نہیں آتے بقول

حبک شی بعمی و یعصم

نظر عیب پر کب پڑتی ہے رضا مندی میں
لیک بیزاری میں آتے ہیں نظر عیب تمام

مسلمان کی اہانت کرنا اور گالی دینا تو بدبخت کمینے کا کام ہے، کوئی محبّ صادق اپنے محبوب کے معاملہ میں استخفاف یعنی ہلکی بات بھی گوارا نہیں کرتا اور جس لفظ میں اگر کوئی واہمہ بھی استخفاف کا نکلتا ہو اگر لفظ میں صراحۃً استخفاف نہ ہو تو ایک محبّ صادق اس لفظ کو بھی اپنے محبوب کے حق میں گوارا نہ کرے گا، تو ان کا معاملہ کیا پوچھتے ہو جو خلیفۃ اللہ اعظم اور شہنشاہ دو عالم سارے مومنین کے مالک و مولیٰ نبی الانبیاء حبیب کبریا سید المحبوبین محبوب رب العلمین شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرے جو اہانت اور گالی کیلئے رائج ہیں اور بزعم خویش مدعی علم مولوی مفتی محدث کبیر ممتاز الفقہاء وغیرہ کے دم چھلے پیشانی پر سجائے اور

اپنے اس کریہہ دشنام دہی پر اترائے نصیحت و تنبیہ کے بعد بھی باز نہ آئے نہ توبہ کرے نہ رجوع لائے اس کی عداوت و دشمنی کا حال کون بیان کرے کہ بیان کرنے کی حاجت نہیں، مثل مشہور ہے کہ غلاظت کا ڈھیر اگر کوئی نہ دیکھے تو اس کی بدبو اس کیلئے کافی ہے۔

آیت نمبر 12

وہ جن کو اللہ عزوجل نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا اللہ عزوجل ان کی بابت ارشاد فرماتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْراً وَنَذِیْراً وَلٰکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ (سبا : 28)

''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔''

معلوم ہوا کہ سارے آدمی حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندے اور غلام ہیں جس کا خالق اللہ تبارک تعالیٰ ہے اس کے مالک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں تو سارے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندے اور امتی ہیں مگر ان میں منکرین بھی موجود چنانچہ امت کی دو قسمیں ہوئیں ایک ''امت دعوت'' جس کا ذکر مذکور ان ہی میں فرمایا کہ بہت لوگ نہیں جانتے گویا وہ منکر ہیں اور حسد و عناد اور عداوت و دشمنی میں کامل۔

دوسری امت ''امت اجابت'' ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اقرار کرتے، اور ان کو اپنا مالک و مولیٰ مانتے ہیں اور خود کو ان کا بندہ بیدام جانتے ہیں، یہی لوگ مراد کو پہنچے باقی امت دعوت میں منکرین ان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا علاقہ وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کے منکر اور حسد و عناد کے مجسمے ہیں، وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کو کیا جانیں جبکہ انہیں محبوب رب العلمین سے محبت ہی نہیں، اگر محبت ہوتی تو ایمان لاتے اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں :

''لِتُؤْمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ

یہ رسول کا بھیجنا کس لئے ہے خود فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔'' (الکوکبۃ الشہابیہ: 3)

اس سے صاف واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا ٹولہ امت دعوت میں سے ہے امت اجابت میں سے ہرگز نہیں۔

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

آیت نمبر 13

اللہ ملک القدوس ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيْراً ☆ وَدَاعِيًاً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجاً مُّنِيْراً ☆ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلاً كَبِيْراً ☆ (الاحزاب: 45,47)

''اے غیب کی خبر بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا' اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب' اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

اے عزیز! تامل کر کہ اس آیت کریمہ میں اللہ رب للعلمین نے اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پیارے خطابات سے یاد فرمایا جو قابل صد فخر ہیں۔

اول﴾ فرماتا ہے اے نبی یعنی غیب کی خبریں بتانے والے اس سے واضح ہو گیا جو یہ جانتے ہیں دوسرا نہیں جانتا۔

دوم﴾ نبی ماخوذ ہے نبا سے جس کا معنی خبر ہے اگر خبر سے مراد خبر مطلق ہو تو ہر اخبار خبروں کا مجموعہ ہے مگر اس کو کوئی نبی نہیں کہتا یہاں خبر سے مراد وہ خبر ہے جو نبی کے سوا دوسرا نہیں دیتا اس کو غیب کی خبر کہتے ہیں یہی نبی کی شان کے لائق ہے۔

سوم﴾ بعض لوگ علم غیب کے معنی کرتے ہیں ما غاب عنک یعنی جو چیز تجھ سے پوشیدہ ہے وہ علم غیب ہے یہ علم غیب کی تعریف ہر گز نہیں ہے کیوں کہ ایک شے فرد واحد پر نہاں ہے اور دوسرے پر عیاں ہے مزید برآں یہ حلقہ دنیا عالم شہادت میں ہے عالم غیب میں ہر گز نہیں۔

آیت نمبر 14

چہارم﴾ اللہ عزوجل کی شان ہے کما قال تعالیٰ :

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

''وہ علم غیب اور شہادت کا جاننے والا ہے۔''

یہ دائرہ دنیا عالم شہادت ہے' ماوراء اس کے عالم غیب ہے جس کو اللہ علام الغیوب کے سوا کوئی نہیں جانتا مگر جس کو اللہ عزوجل نے اپنے فضل سے عطا فرمائے وہ انبیاء مرسلین ہیں۔

پنجم﴾ علم غیب وہ علم ہے جس کا احاطہ انسانی حواس ادراک نہیں کر سکتے سب معذور۔

ششم﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء ہیں رسول ہی نہیں بلکہ سید المرسلین ہیں وہ خود ارشاد فرماتے ہیں :

لی مع اللہ وقت لا یسفی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسل

معلوم ہوا اللہ خالق و معبود سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وہ قرب حاصل ہے کہ اس تک کسی ملک مقرب و نبی مرسل کی

رسائی نہیں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

نبی ﷺ سرور ہر رسول ولی ہے
نبی ﷺ راز دار مع اللہ لی ہے

جب نبی کی شان کوئی نہیں جانتا جیسے کہ وہ ہیں تو نبی الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس کو کون جان سکتا ہے؟

ہفتم ﴾ پھر فرماتا ہے :

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ .... ''بے شک ہم نے تمہیں بھیجا۔''

یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ مرسَل یعنی جس کو بھیجا گیا اس کی قدر و منزلت مرسِل یعنی جس نے بھیجا اس سے پہچانی جاتی ہے اے عزیز دیکھ بھیجنے والا کون؟ وہ اللہ مالک معبود ہے تو جس کو بھیجا گیا وہ اس ملک القدوس کا بھیجا ہوا ہے جس کو اس نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرمایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شان و عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے کسی غیر کی نہیں یہ بے نظیر بے مثال ہیں سارے آدمی ان کے بندے اور غلام ہیں ۔

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

ہشتم ﴾ ارسلنک کے بعد خبر دی جا رہی ہے کہ شاھدا اور شاہد کہتے ہیں مشاہدہ کرنیوالے کو اللہ ملک و القدوس کی عجیب حکمت وقدرت ہے جس کو کوئی نہیں جانتا مگر جس کو وہ جس قدر تعلیم دے یعنی عطا فرمائے۔

آیت نمبر 15

اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت یعنی غلاموں کیلئے ارشاد فرمایا جاتا ہے :

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ (البقرة : 143)

''اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو۔''

معلوم ہوا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت اور ان کے غلام سب امتوں میں افضل ہیں اور لوگوں پر گواہ ہیں اور اسی آیت کریمہ کے اگلے حصہ میں فرمایا جا رہا ہے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً اور یہ رسول (محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تمہارے نگہبان و گواہ ہیں اور مذکورہ بالا آیت میں شاھدا فرمایا یعنی مشاہدہ فرمانے والے ہیں سب کے اور مشاہدہ کیلئے حاضر و ناظر ہونا لازم بالفرض اگر کوئی شخص حاضر ہی نہ ہو محل مشاہدہ پر تو کیا وہ گواہی دیگا؟ ہرگز نہیں ۔ البتہ اگر وہ حاضر بھی ہو محل مشاہدہ پر اور ناظر نہ ہو یعنی حاضر تو تھا مگر دیکھا نہ تھا، وہ بھی گواہ نہیں ہو سکتا معلوم ہوا کہ شاہد وہی ہوتا ہے جو محل مشاہدہ پر حاضر بھی ہو اور ناظر بھی، پس حضور پرنور شافع یوم النشور محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضر بھی ہیں اور ناظر بھی چنانچہ ان کو شاھدا فرمایا گیا شاھد کسی ایک فرد کے نہیں کسی ایک قوم کے نہیں بلکہ ساری کائنات کیلئے شاھد ہیں۔

آیت نمبر 16

چنانچہ فرمایا جاتا ہے :

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ کُلِّ أُمَّةٍ شَہِیْداً عَلَیْہِم مِّنْ أَنفُسِہِمْ وَجِئْنَا بِکَ شَہِیْداً عَلَی ہَؤُلاء (النحل : 89)

''اور جس دن ہم ہر گروہ میں ایک گروہ انہی میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائینگے۔''

معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شاہد ہیں سارے عالم کے چنانچہ پھر فرمایا وَمُبَشِّراً وَنَذِیْراً یعنی ایمان والوں اپنے غلاموں کو خوشخبری دینے والے اور گستاخوں اور ان کی غلامی سے اعراض کرنے والوں کو ڈر سنانے والے ہیں یہ از خود نہیں بلکہ دَاعِیاً إِلَی اللَّهِ بِإِذْنِهِ یعنی یہ اللہ کے حکم سے اللہ کی طرف بلانے والے ہیں جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سِرَاجاً مُّنِیْراً فرمایا یعنی چمکا دینے والا آفتاب بنایا ہے۔

اے عزیز! غور کرو حی اترنے میں جو کچھ دنوں دیر لگی کا فر بولے ان محمدا ودعه ربه و قلا بیشک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رب نے چھوڑ دیا اور دشمن پکڑا۔

آیت نمبر 17

حق تعالیٰ نے فرمایا۔

وَالضُّحَی ☆ وَاللَّیْلِ إِذَا سَجَی (والضحی : 1,2)

''قسم ہے دن چڑھے کی اور قسم رات کی جب اندھیری ڈالے یا قسم اے محبوب تیرے روئے روشن کی اور قسم تیری زلف کی جب چمکتے رخساروں پر بکھر آئے۔''

آیت نمبر 18

مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلَی (والضحی : 3)

''نہ تجھے تیرے رب نے چھوڑا اور نہ دشمن بنایا۔''

اور یہ اشقیا بھی دل میں خوب سمجھتے ہیں کہ اللہ کی تجھ پر کیسی مہر ہے اس مہر ہی کو دیکھ کر جلے جاتے ہیں اور حسد وعناد سے یہ طوفان جوڑتے اور اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہیں مگر یہ خبر نہیں کہ :

آیت نمبر 19

وَلَلْآخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْأُولَی (والضحی : 4)

''بیشک آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے۔''

آیت نمبر 20

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (والضحٰی : 5)

''قریب ہے کہ تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہوجائے گا۔''

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ان جلیل آیات کریمہ میں اللہ عزوجل کی عنایت بے غایت دیکھ کر کچھ مولویوں اور مفتیوں پر حسد وعناد نے غلبہ کیا دیکھ کر جلے جاتے ہیں حسد میں کباب ہوکر ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں اوران مکروہ الفاظ کو حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا خاکش بدہن بے کراہت جائز ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں۔

آیت نمبر 21

اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں کے لئے ارشاد فرماتا ہے :

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلاً کَبِیْرًا

''پیارے محبوب ایمان والوں یعنی اپنے بندوں اور غلاموں کو خوشخبری دو کہ ان کیلئے اللہ کا بڑا فضل ہے۔''

مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

ہے بے تاب جس کے لئے عرش اعظم
وہ اس رہرو لا مکاں کی گلی ہے

اے عزیز! اس آیت کے مضمون کو بار بار بغور دل وجان سے پڑھئے اور فرق کیجئے ان کے بندہ وغلام میں' اور حاسدوں اور عداوت ونفرت والوں کے ظاہری الفاظ میں' جو اللہ کے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے منتخب کئے گئے جوکہ الفاظ اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں خاکش بدہن ان کیلئے بے کراہت جائز ہونیکا فتویٰ دیتے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔

تیرے در کا درباں ہے جبرئیل اعظم
تیرا مدح خواں ہر نبی و ولی ہے

ہر وہ مومن جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ وغلام ہے وہ اپنے مالک ومولیٰ کی شان اقدس میں کوئی ہلکا سے ہلکا لفظ کہنا تو کجا سننا بھی گوارا نہیں کرتا البتہ جن کے دلوں میں عداوت ونفرت ہے وہی لوگ جو بظاہر کلمہ بھی پڑھتے ہیں مگر دل میں آتش کینہ رکھتے ہیں وہی اللہ کے

پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتعارف میں ایسے الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہو اور خاکش بدہن محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں معاذ اللہ بے کراہت جائز قرار دیتے ہیں اور اللہ واحد وقہار وجلیل وجبار کے قہر وغضب سے نہیں ڈرتے بلکہ اہانت کرنے اور گالی دینے کو بے کراہت جائز ہونے کا فتویٰ دے کر مسلمانوں کو گالی دینے پر جری وبیباک بنا رہے ہیں۔

اے عزیز! جمع ضدین محال‘ محبت وعداوت باہم کسی ایک شے کی ایک قلب میں جمع نہیں ہوسکتیں‘ پس جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں وہ الفاظ بے کراہت جائز ہونے کا مدعی اور مفتی ہو اس کا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ اس کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دلی عداوت اور للٰہی بغض اور فطری دشمنی ہے‘ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ کیونکہ مدت مدید گزرنے کے باوجود نہ میلان رجوع ہے نہ اعلان توبہ اس کا مطلب عداوت قلبی ہی ہوسکتا ہے۔

اف رے منکر یہ بڑھا جوش تعصب آخر
بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

آیت نمبر 22

اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ (الانبیاء : 107)

”اے محبوب ہم نے تجھے نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہاں کیلئے۔“

عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء ملٰئکہ سب داخل تو لاجرم حضور پرنور شافع یوم النشو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب ہوئے اور وہ سب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرکار عالم مدار سے بہرہ مند وفیضیاب اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ”ازل سے ابد تک‘ ارض وسماء میں‘ اولی وآخرت میں‘ دنیا ودین میں‘ روح وجسم میں‘ چھوٹی یا بڑی‘ بہت یا تھوڑی‘ جو نعمت ودولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی‘ سب حضور پرنور سید المرسلین محبوب رب العٰلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے‘ اور ہمیشہ ہمیشہ بٹے گی۔“ الحمد للہ رب العٰلمین امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کریمہ کے تحت میں لکھا :

لما کان رحمۃ للعٰلمین لزم ان یکون افضل من کل العٰلمین

”جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام عالم کیلئے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوی اللہ سے افضل ہوں۔“

(از اعلیٰحضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ : تجلی الیقین ؛ 9)

تیرا مسند ناز ہے عرش بریں تیرا محرم راز ہے روح امین
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا تیرا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

عزیز ان ملت ! ملاحظہ ہو کہ اولیائے کاملین وعلمائے عاملین علیہم الرحمۃ والرضوان بلکہ انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم مومنین کے آقا ومولیٰ کی شان اقدس میں نہایت ارفع واعلیٰ کلمات عرض کرتے ہیں اور تمام ماسوا اللہ سے افضل واعلیٰ جانتے ہیں اور ایسے ہی کلمات معظمات سے ان کا ذکر شریف کرتے ہیں مگر جن لوگوں کو آتش غیظ وحسد نے بے بصر کر دیا ہے ان لوگوں نے سید الانس والجان شہنشاہ دو عالم سید المحبوبین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر شریف کیلئے نئی راہ نکالی عجیب طرح ڈالی اور وہ الفاظ جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں وہ سید المرسلین رحمۃ للعلمین نبی الانبیاء حبیب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں العیاذ باللہ خاکش بدہن استعمال کرنے کو بے کراہت جائز ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ بیدین بناتے اور ان کو اہانت کرنے اور گالیاں دینے پر جری اور بیباک کرتے ہیں اور اللہ واحد قہار کے قہر وغضب سے نہیں ڈرتے۔

آیت نمبر 23

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيْعاً إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ (الزمر : 53)

''(اے محبوب) تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

اللہ ملک القدوس کا قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ فرمانا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ہر مومن ومسلمان حضور اکرم سید عالم شہنشاہ معظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ وغلام ہے اور بندہ کی اپنے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جان مال سب قربان ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے واری تیری نیند پر نماز
وہ بھی عصر کہ سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق رضی اللہ عنہ بلکہ غار میں جاں ان پہ دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض و غرر کی ہے
ہاں تو نے ان کو جان انہیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

معلوم ہوا کہ ہر بندہ وغلام اپنے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جی جان سے قربان ہونے میں فخر وآباہت محسوس کرتا ہے اور اپنے آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف بے نہایت ادب واحترام سے کرتا ہے حسب الاستطاعت ان کی شان اقدس میں ارفع واعلیٰ کلمات اور بے غایت عظمت وکرامت والی عبارت پیش کرنے سے اپنا دل خوش کرتا ہے مگر جس آدمی صورت کو اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت اور بغاوت ہو اور ان کے فضل وکمال اور شان بے مثال سے جلتا ہو اور اپنی آتش حسد میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس کے بیان سے چڑ تا ہو اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر وتوہین کا لاوا اس کے سینہ پر از کینہ میں پکتا ہو وہ شہنشاہ دوعالم مالک رقاب الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر میں ایسے قبیح الفاظ جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہوں ان کا انتخاب کر کے لائے گا اور اپنے دل کی بھڑاس نکالے گا تحقیر وتوہین سے جب دل کی بھڑاس نہ نکلی تو دشنام طرازی یعنی گالی دینے میں اس کو مزہ آئے گا اور ایسے الفاظ جو گالی کیلئے رائج ہوں ان کے حق میں معاذ اللہ بے کراہت جائز بتائے گا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ** یہ اپنا اپنا رنگ ہے اپنی اپنی روش اور اپنا اپنا دین ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

تیرے دین پاک کی وہ ضیا کہ چمک اٹھی راہ اصطفا
جو نہ مانے آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بسکے مہک رہی کسی دل میں اس سے کھٹک رہی
نہیں اس کے جلوے میں یکرہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

آیت نمبر 24

اللہ رب العزت فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ (الفتح : 10)

''(محبوب) وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔''

ثابت ہوا کہ جو مسلمان حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرتے ہیں حقیقۃً وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں نیز اللہ عزوجل نے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيْهِمْ فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس کے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ جل جلالہ کا ہی ہاتھ ہے' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ پر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ جلیل الجبار کا ہاتھ ہے

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ؎

دست احمد عین دست ذوالجلال

آمد اندر بیعت و اندر قتال

سنگریزہ می زند دست جناب

ما رمیت اذ رمیت آید خطاب

حاصل کلام اللہ عزوجل کے کلام مخبر نظام سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر اللہ حی وقیوم کی تعظیم وتوقیر ہے اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس کی توہین وتحقیر اللہ جل جلالہ کی شان اقدس اعلیٰ کی توہین وتحقیر ہے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا اللہ واحد قہار کو ایذا دینا ہے۔

آیت نمبر 25

قال اللہ تعالیٰ

إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَاباً مُّهِيْناً (الاحزاب : 57)

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

اللہ واحد قہار کو ایذا کون دے سکتا ہے' یہ معاملہ تو خاص حبیب پاک کا ہے' جس بے لگام نافرجام نے حبیب پاک صاحب لولاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق لکھ دیا اور مسلمانوں کیلئے فتویٰ دے دیا کہ جو الفاظ اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں' معاذ اللہ یہ جانتے ہوئے بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ان الفاظ کا بے کراہت استعمال کرنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا نہ ہوا؟ ہوا اور ضرور ہوا' اور جس نے اللہ تعالیٰ کے حبیب لبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دی یقیناً اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی' ان کیلئے فرمایا گیا کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اے عزیز! یہ تو دیکھ کہ یہ لوگ جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے معاذ اللہ وہ الفاظ استعمال کرتے ہیں جو اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں اور ان کے حق میں بے کراہت جائز کہتے ہیں درحقیقت انہوں نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا نہ ہوا' ہوا اور ضرور رہوا' اور اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔ مثنوی ؎

مصطفیٰ نور جناب امر کن

آفتاب برج علم من لدن

معدن اسرار علام الغیوب

برزخ بحرین امکان و وجوب

بادشاہ عرشیاں و فرشیاں

جلوہ گاہ آفتاب کن فکاں

آیت نمبر 26

اللہ تبارک تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

هُوَ الَّذِیٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً

''وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور سچا دین لیکر کہ اسے غالب کرے سب دینوں پر اور اللہ کافی ہے گواہ۔''

معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین سب دینوں پر غالب ہے چنانچہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان و عظمت تمام عالمین جن میں انبیاء مرسلین و ملٰئکہ و ملٰئکہ مقربین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم سب داخل ہیں سب پر غالب ہے تعجب یہ ہے کہ اللہ عزوجل آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

اور نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلامٍ مِّنَّا

اور سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا

اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرماتا ہے : يَا مُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ

اور داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً

اور سیدنا ذکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ

سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق فرماتا ہے : يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

غرض قرآن کریم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا ہے حضور پرنور شافع یوم النشور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف جلیلہ و القاب جمیلہ ہی سے یاد کیا جاتا ہے مثلاً:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ

''اے نبی ہم نے تجھے رسول کیا۔''

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ

''اے رسول پہنچا دے جو تیری طرف اترا۔''

یَا أَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ☆ قُمِ اللَّیْلَ إِلَّا قَلِیْلاً

''کپڑا اوڑھے لیٹنے والے رات میں قیام فرما۔''

یَا أَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ ☆ قُمْ فَأَنذِرْ

''اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا ہو لوگوں کو ڈرسنا۔''

یٰسٓ ☆ وَالْقُرْآنِ الْحَکِیْمِ ☆ إِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

''اے یٰسین یا اے سردار مجھے قسم ہے حکمت والے قرآن کی بیشک تو مرسلوں سے ہے۔''

طٰہٰ ☆ مَا أَنزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰی

''اے طٰہٰ یا اے پاکیزہ رہنما ہم نے تجھ پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑے۔''

ہر ذی عقل جانتا ہے کہ جوان نداؤں اور خطابوں کو سنے گا بالبدیہہ اور حضور اکرم سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کا فرق جان لے گا۔

یا آدم است با پدر انبیاء خطاب

یا یھا النبی خطاب محمد ﷺ است

اے عزیز! اللہ ملک القدوس اور مالک ومعبود کا اپنے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اقدس کا اہتمام کیسے ارفع واعلیٰ وعظمت وبالا طریق پر ظاہر فرمایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی جناب والا میں ادب واحترام شرط ایمان ہے۔مگر آج کا ملاں اور نام نہاد مفتی کہتا ہے کہ وہ الفاظ جو اہانت ودشنام یعنی گالی کیلئے رائج ہیں خاکش بدہن وہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا العیاذ باللہ تعالیٰ بے کراہت جائز ہے' لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

مسلمانو! ان مولویوں اور مفتیوں کا ان الفاظ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے بے کراہت جائز کہنا ہی اسلام دشمنی پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہے ان کا یہ قول دین وایمان کی توہین کرنا اور اسلام جو دین حق ہے اس راہ سے فرار اختیار کرنا ہے العیاذ باللہ

تمام عالمین کے مالک ومولیٰ اور مسلمانوں کے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں اہانت ہی نہیں' بلکہ گالیاں دینا اور دوسروں سے گالیاں دلوانا ان کا مقصود ہے وہ جن کی بابت اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ۔

نہ عرش ایمن نہ انی ذاھب میں مہمانی ہے
کھلے کیا راز محبوب و محبّ مستان غفلت پر

نہ لطف ادن یا احمد نصیب لن ترانی ہے
شراب قدرای الحق زیب جام من رانی ہے

مسلمانو! محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم' جو تمام عالمین سے افضل واعلیٰ اور برتر وبالا سید المرسلین رحمۃ للعلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں' ان کی عظمت وشان کو ان کے رب تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں' الحاصل بے مثال ہیں' تمام عالم میں بے نظیر ہیں' نہ ان کا کوئی ثانی ہے' نہ ان کی کوئی نظیر ہے' اللہ ملک القدوس نے ان کو رحمۃ للعلمین بنا کر مبعوث فرمایا اور ان کی امت کو بھی سب امتوں سے افضل فرمایا اس امت کو تمام امتوں پر فضل عطا فرمایا اور اس امت مرحومہ سے فرمایا :

آیت نمبر 27

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

''تم سب سے بہتر امت ہو کہ لوگوں کیلئے ظاہر کی گئی۔''

آیت کریمہ مذکور صدر ناطق کہ حضور پرنور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تمام ادیان سے اعلیٰ واکمل اور حضور سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سب امم سابقہ سے بہتر وافضل تو لاجرم اس دین کے صاحب اور اس امت کے آقا' سب دین وامت والوں سے افضل واعلیٰ ہونے کے باعث امت کو بھی وہ فضل ملا جو کسی دوسری امت کو نہ ملا اللہ جل مجدہ نے اس امت مرحومہ پر جو کرم فرمایا وہ کسی غیر امت کو نصیب نہ ہوا' افراد امت کی غمخواری اور ان کی عظمت کی نگہداری بھی اعلیٰ درجہ سے فرمائی گئی ان کی نسبت اہانت کا وہم اور توہین آمیز کلمات کو قطعاً ناپسند فرمایا اور ان کی بابت ارشاد فرمایا گیا کہ ان میں سے کسی کی ہجو نہ کرو' نہ کسی مسلمان کا مذاق اڑاؤ بلکہ اس امت مرحومہ کا ادب ولحاظ ملحوظ خاطر رکھو۔

آیت نمبر 28

مسلمان کو حکم فرمایا ہے :

لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ وَكَانَ اللّهُ سَمِيعاً عَلِيماً (النساء : 148)

''اللہ پسند نہیں کرتا بری بات کا اعلان کرنا مگر مظلوم سے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ جل مجدہ کسی مسلمان کی برائی سننا پسند نہیں فرماتا مگر جو مظلوم یعنی ستایا گیا ہو پس ظالم کے ظلم سے لوگوں کو آگاہ و خبردار کرنا واجب ہے۔

آیت نمبر 29

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

إِن تُبْدُواْ خَيْراً أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوَءٍ فَإِنَّ اللّهَ كَانَ عَفُوّاً قَدِيراً (النساء : 149)

''اگر تم کوئی بھلائی علانیہ کرو یا چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔''

مسلمان اگر کسی مسلمان کی بھلائی علانیہ کرے یا چھپ کر کرے اللہ تعالیٰ کو مطلوب و محبوب ہے اور کسی مسلمان کی برائی کو درگزر کر دینا بلکہ بھلائی سے بدل دینا اللہ رب العزت کو نہایت محبوب و مرغوب ہے اور ان کیلئے بخشش کی بشارت ہے۔

اے عزیز! تامل کیجئے فکر صائب سے کام لیجئے تو یہ پوشیدہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ ہمارا سب کا مالک و معبود خالق جو تمام عالم کا رب ہے اسی کو ہم سب رب العلمین کہتے ہیں اسی کی عبادت کرتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ان اللہ علی کل شی ءٍ قدیر ہر شے پر قادر و مختار ہے وہ اپنے محبوب پاک صاحب لولاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں پر بے نہایت لطف و کرم فرماتا ہے ہر آن ان کی بھلائی چاہتا ہے وہ ملک القدوس اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں کی نسبت کوئی بری بات سننا پسند نہیں فرماتا چہ جائیکہ ان کی اہانت و دشنام کو کس طرح روا رکھے گا؟ ہرگز نہیں۔

آیت نمبر 30

وہی رب العلمین اپنے محبوب کے بندوں اور غلاموں کی نسبت ارشاد فرماتا ہے :

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَإِثْماً مُّبِيْناً(الاحزاب : 58)

''اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔''

معلوم ہوا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں کو ایذا دیتے ہیں اگر چہ وہ ایذا لسانی ہو یا جسمانی ہو ہر طرح کی ایذا کا یہی حکم ہے وہ عنداللہ اثما مبینا کا مرتکب ہے۔

تو اے عزیز تامل کر کہ جو مسلمانوں کے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دے، اگر چہ لسانی ہو کما قال کہ ''جو الفاظ اہانت و دشنام کیلئے رائج معاذ اللہ خاکش بدہن وہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں استعمال کرنا بے کراہت جائز'' کہتا ہے اس کو اللہ واحد قہار ہی سزا دے گا۔

اے عزیز! جان لے کہ کسی مسلمان کی نسبت اہانت آمیز کلمات کا استعمال کرنا حرام، چہ جائیکہ ایسے الفاظ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسم کیلئے استعمال کرنا جو اہانت و گالی کیلئے رائج ہوں کیسی صریح جرأت اور دین سے بغاوت ہے، اللہ ملک القدوس تو مسلمانوں کا کسی مسلمان پر ہنسنا اور اس کو حقیر سمجھنا اگر چہ مرد ہو یا عورت یا کسی مسلمان پر طعنہ کرنا یا برے الفاظ سے منسوب کرنا بھی پسند نہیں فرماتا بلکہ مسلمانوں کو اس امر کی ہدایت کرتا ہے۔

آیت نمبر 31

اللہ حی و قیوم ارشاد فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُوْنُوْا خَيْراً مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَى أَنْ

یَکُنَّ خَیْراً مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِیْمَانِ وَمَن لَّمْ یَتُبْ فَأُوْلَئِکَ ھُمُ الظَّالِمُونَ (الحجرات : 11)

''اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں عورتوں سے، دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔''

معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو روا نہیں کہ کسی مسلمان کو حقیر جانے یا اس پر طعن کرے یا مذاق بنائے یا برے الفاظ سے اسے خطاب کرے۔
اے عزیز تامل کر جب مسلمانوں کے لئے یہ ہدایت فرمائی جارہی ہیں، تو اس بدبخت کا انجام کیا ہوگا کہ جن الفاظ کو وہ اہانت اور گالی کیلئے رائج جانتا ہے پھر معاذاللہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے خاکش بدہن استعمال کرنا بے کراہت جائز قرار دیتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ

آیت نمبر 32

اللہ جلیل وجبار ارشاد فرماتا ہے اور مسلمانوں کو ہدایت فرماتا ہے کما قال تعالیٰ :

یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا کَثِیْراً مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا یَغْتَب بَّعْضُکُم بَعْضاً أَیُحِبُّ أَحَدُکُمْ أَن یَأْکُلَ لَحْمَ أَخِیْہِ مَیْتاً فَکَرِھْتُمُوہُ وَاتَّقُوا اللَّہَ إِنَّ اللَّہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ (الحجرات : 12)

''اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہوجاتا ہے اور عیب نہ ڈھونڈھو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ انھیں گوارہ نہ ہوگا اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔''

اے عزیز! تامل کر کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں کی ان کے پس پشت برائی کرنا بھی اللہ جل مجدہ کو سخت ناپسند اور معیوب ہے، جیسا ارشاد فرمایا کہ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ کیسی سخت کریہہ برائی ہے جس سے مومن کو منع فرمایا جارہا ہے۔

حدیث شریف

''حضور پرنور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حضوری میں ایک شخص نے کسی کی برائی بیان کی سرکار دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً کانوں پر ہاتھ رکھ لئے اور اس شخص کو منع فرمایا اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم یہ بات تو میں اس کے سامنے بھی کہہ دوں گا سرکار ابد قرار احمد مختار محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا اگر ایسا کرو گے تو دو گنا گناہ ہوگا ایک برا کہنے کا دوسرا مسلم کا دل دُکھانے کا۔"

معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں کی بھلائی اللہ عزوجل کو محبوب ومرغوب ہے نہ کہ ایذارسانی۔

ایذائے مسلم سخت حرام ھے

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من اذی مسلما فقد اذانی و من اذانی فقد اذی اللہ

"جس نے کسی مسلمان کو ناحق ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عزوجل کو ایذا دی۔"

(رواہ الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ)

غور طلب یہ امر ھے اللہ مالک ومعبود وخالق کائنات ہے وہ اپنے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بندوں اور غلاموں پر ایسا مہربان ہے کہ ان بندوں کی نسبت کوئی بری بات کرنا اس کو سخت ناپسند اور موجب عذاب ہے تو وہ جو سارے مسلمانوں کے آقا و مولیٰ ہیں، ان کی نسبت کوئی ناپسندیدہ بات بھی پسند نہیں فرماتا پس وہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ اہانت ودشنام کیلئے رائج ہیں پھر بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں بے کراہت جائز مانتے ہیں، ایسے ہی لوگوں کیلئے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمادیا کہ :

"جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" العیاذ باللہ تعالیٰ

اے عزیز! الفاظ اہانت ودشنام ایک داماد وخسر پر ہی موقوف نہیں ہر وہ لفظ جس میں اہانت ودشنام کا واہمہ بھی موجود ہو، ان سب کا یہی حکم ہے کیونکہ اس نے اللہ کے محبوب محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اہانت ودشنام ہی نہ کی بلکہ اللہ واحد وقہار کی شان اقدس میں اہانت و دشنام دہی کی، چنانچہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ان الذین یوذون اللہ الخ تو اللہ عزوجل کو کوئی بھی ایذا دے ہی نہیں سکتا اس کے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینا اللہ عزوجل کو ہی ایذا دینا ہے، اور یہ امر سخت عذاب کا موجب ہے اس لئے فرمایا گیا کہ اللہ نے ان لوگوں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اللہ جل مجدہ مسلمانوں کو نیک اعمال کی توفیق عطا کرے اور ہر برائی اور بدعقیدگی سے بچائے چنانچہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ زیر آیت لتو منوا باللہ و رسولہ و تعزروہ وتوقروہ کی وضاحت میں فرماتے ہیں :

"یہ رسول کا بھیجنا کس لئے خود فرماتا ہے اس لئے کہ تم اللہ ورسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو معلوم ہوا کہ دین وایمان محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم میں کلام کرے وہ اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔" (الکوکبۃ الشھابیہ:3)

حضرت مولٰینا مفتی عبد المصطفیٰ اعظمی کی کتاب ''قرآنی تقریریں'' سے

ایک تقریر کا ایمان افروز حصہ اور مسئلہ حاضرہ پر روشن دلیل

عزیزان ملت! حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے رشتوں سے بلانا یا ذکر کرنا کوئی جدید و نرالا مسئلہ نہیں ہے، اس مسئلہ کو علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول براؤن شریف نے اپنی کتاب ''قرآنی تقریریں'' میں بھی بیان کیا ہے۔ مذکورہ کتاب ۱۳۹۲ھ میں شائع ہوئی، جس کو اب چونتیس (34) سال ہو رہے ہیں، علامہ موصوف زیر آیت کریمہ

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً

''اے ایمان والو! تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پکارنے کو ایسا نہ ٹھہرالو جیسا کہ آپس میں تم لوگ ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔''

اس کے تحت فرماتے ہیں۔

''برادران ملت اس آیت میں یا پورے قرآن کی کسی آیت میں بھی خداوند قدوس نے یہ نہیں فرمایا کہ اے مسلمانو! تم لوگ میرے رسول کو مت پکارو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ میرے رسول کو پکارو، مگر ہاں! یہ دھیان رکھو کہ میرے رسول کو اس طرح نہ پکارو جیسے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو بلکہ تم پر فرض ہے کہ تم انہیں ایسے انداز خطاب اور معزز القاب سے پکارو جو ان کی عظمت شان کے شایان شان، اور تمہاری والہانہ عقیدت اور نیازمندی کا نشان ہو مطلب یہ ہے کہ تم لوگوں کے آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے جتنے طریقے ہیں، ان طریقوں سے رسول (اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو پکارنا حرام و گناہ ہے کیونکہ تم لوگوں کے آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے عام طور پر یہ طریقے ہیں کہ کبھی تم لوگ رشتوں کے ساتھ ایک دوسرے کو پکارتے ہو جیسے اے باپ۔ اے ماں۔ اے بھائی...... ملخصاً۔''

نوٹ! مسلمانو! غور طلب یہ امر ہے کہ جب باپ بھائی وغیرہ کے رشتہ سے ان کو پکارنا حرام و گناہ ہے تو کیا معاذ اللہ داماد و خسر کے رشتہ سے بلانا یا بیان کرنا جائز ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ تو ان رشتوں یعنی باپ بھائی کی نسبت سخت کریہہ اور اہانت و دشنام پر دال ہیں، کہ اس کا اعتراف خود مفتریوں کو بھی ہے، کیونکر کفر نہ ہوگا، ہوگا ضرور ہوگا۔ پھر لکھتے ہیں :

''تو مسلمانو! قرآن کریم کی آیت لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضاً نے یہ بتادیا کہ خبردار! تم لوگ جن طریقوں سے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو ان طریقوں سے کبھی بھی ہرگز ہرگز رسول (اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو نہ پکارنا، بلکہ ہمیشہ انہیں ایسے طرز خطاب اور گراں قدر القاب سے پکارا کرو جس سے کمال ادب اور حسن

تعظیم کی جلالت نمودار ہو اور رسول (اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی عظمت و وقار اور رفعت و اقتدار کا اظہار ہوتا ہو۔

(نوٹ: اس کے خلاف کرنا بے ادبی اور گستاخی ہے۔) چنانچہ عارف باللہ حضرت علامہ احمد صاوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ یہ ہے)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام یا کنیت لیکر نہ پکارو بلکہ ان کو تعظیم وتکریم اور توقیر کے ساتھ پکارو یعنی انھیں یہ کہہ کر پکارو کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا امام المرسلین (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) یعنی اس آیت سے یہ سمجھ لیا گیا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو بجز القاب کے جن سے تعظیم ظاہر ہوتی ہو کسی دوسرے لفظ سے پکارنا جائز نہیں ہے اور یہ حکم حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی حیات پاک میں بھی تھا اور آپ کی وفات کے بعد بھی یہی حکم ہے' اس آیت سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس جناب میں کوئی بے ادبی کرے وہ کافر اور دنیا و آخرت میں ملعون ہے۔"

(قرآنی تقریریں : 130 تا 132 ؛ مکتبہ فریدیہ جناح روڈ ساھیوال)

اس کے بعد حضرت موصوف نے عام طور پر پائے جانے والے رشتوں کا ذکر کیا اور ان کو ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ :

"خدا کی قسم! اس آیت کے نازل ہونے کے بعد اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی کہ کبھی حضرت عباس یا حضرت حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے رسول کو اے بھتیجے کہہ کر پکارا ہو......الخ۔"

کسی کے فہم ناقص میں اگر یہ سودا سمائے کہ یہاں تو بات پکارنے کی ہو رہی ہے' جبکہ مسئلہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رشتوں سے ذکر کرنے یا بیان کرنے کا ہے۔ تو چونکہ حضرت موصوف کا یہاں موضوعِ سخن یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکارنا ہے' اسی کی نسبت آپ نے یہاں پکارنے کا لفظ استعمال کیا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ممانعت رشتے سے ذکر کرنے یا یاد کرنے کی ہے' چنانچہ آگے مزید سمجھانے کیلئے تحریر فرماتے ہیں :

"برادران ملت! رسول کے رشتہ داروں کیلئے بھی یہ جائز نہیں تھا کہ وہ رسول کو اپنا رشتہ جوڑ کر پکاریں' ایسا کیوں ہے؟ اس کو سمجھنے اور سمجھانے کیلئے ایک مثال پیش کرتا ہوں' ذرا غور سے سنئے۔ جس وقت کوئی امام امامت کیلئے مصلے پر کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیچھے مقتدیوں میں امام کا باپ' امام کا دادا' امام کا بھائی' امام کا بیٹا بھی ہوتا ہے' مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہر مقتدی نیت باندھتے وقت یہی کہے گا کہ اقتدیت بھٰذا الامام یا اردو میں کہے گا کہ "پیچھے اس امام کے" اب اگر امام کا باپ نیت باندھتے وقت بجائے "پیچھے اس امام کے" یہ کہے کہ "پیچھے اس بیٹے کے" دادا کہے "پیچھے اپنے پوتے کے" بھائی کہے "پیچھے اپنے بھائی کے" بیٹا کہے "پیچھے اپنے باپ کے" تو کیا اس طرح کہنے سے اقتداء درست ہو جائے گی؟ ہر گز نہیں بلکہ اقتداء کی نیت اسی وقت درست ہوگی جب امام کا باپ' اس کا دادا' اس کا بھائی' اس کا بیٹا' سب یہی کہیں کہ "پیچھے اس امام کے" کیوں؟ اس لئے کہ امام جب امامت کے مصلے پر کھڑا ہو گیا تو اب اس کو **کسی رشتہ سے یاد کرنا جائز ھی نھیں**' بلکہ ہر شخص کیلئے خواہ اس کا کتنا ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہو' اس کو امام کہنا ہی لازم ہے۔"

تامل کیجئے! آپ کی نمازوں کا پنج وقتی امام جس کو آپ نے منتخب کیا' حالانکہ اسکو کوئی منصب بھی حاصل نہیں' نہ ہی وہ ولی ہے' نیز اس کا عالم ہونا بھی شرط نہیں' البتہ احکام شریعت کا جاننا ضروری ہے' تو ایسے شخص کا رشتہ بیان کرنے سے نیت درست نہ ہوگی' (نوٹ: نیت میں امام کو پکارا نہیں جاتا بلکہ ''پیچھے اس امام کے'' کہا جاتا ہے جو کہ ندا نہیں بلکہ بیان ہے) اور جب نیت درست نہ ہوگی تو نماز نہ ہوگی' تو اے عزیز فکر صائب سے کام لے اور دیکھ کہ تیرا امام جس کا انتخاب تیری صوابدید پر ہوا' اس کی حیثیت کیا ہے' اور وہ جو امام الانبیاء نبی الانبیاء حبیب کبریا ختم المرسلین رحمۃ للعٰلمین محبوب رب العٰلمین سیدنا و مولٰینا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنہیں تو نے نہیں بلکہ اللہ مالک القدوس نے منصب رسالت پر فائز فرمایا' اور یہ منصب رسالت منصب امامت کی طرح جز وقتی نہیں بلکہ وہ ابدالاباد تک منصب رسالت پر فائز ہیں' کوئی بھی شخص ان کی رسالت کے دائرہ سے خارج نہیں' وہ کل عالم کیلئے رسول ہیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْراً وَنَذِيْراً وَلٰکِنَّ أَکْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

''اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔''

تو ایسے جلیل الاقتدار صاحب لولاک لما خلقت الدنیا امام الانبیاء حبیب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رشتہ بیان کرنے میں کیا ایمان درست ہوسکتا ہے' ہرگز نہیں۔ بلکہ غور فرمایئے کہ پیچھے اس امام کے کہہ کر آپ نے اپنے تمام تعلقات تمام رشتے اس پنج وقتی امام سے توڑ لئے تو جو ابدالاباد تک منصب رسالت پر فائز ہو کیا اس کو رشتوں سے ذکر کرنے سے ایمان سلامت رہے گا؟ ہرگز نہیں۔ نیز حضرت موصوف فرماتے ہیں :

''تو اسی طرح جب خدا نے اپنے حبیب (مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو سارے عالم کا امام بنا کر رسالت کے مصلےٰ پر کھڑا کردیا تو سارے عالم کو اگر وہ رسول کے کتنے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں اب انہیں رسول (اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی کہنا پڑے گا' اور یارسول اللہ کہہ کر ہی پکارنا ضروری ہوگا۔''

اور یہ مثال جو حضرت موصوف نے پیش فرمائی فقط سمجھانے کیلئے ہے' ورنہ امام فقط چند منٹ کیلئے امامت کے مصلےٰ پر ہوتا ہے' کہ نماز تمام ہوئی پھر وہی جو بھی امام تھا اسی طرح بدستور باپ بیٹا بھائی وغیرہ ہوجاتا ہے' اور اقتدیت بھٰذا الامام کی حکایت ختم مگر جب کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ منصب رسالت پر فائز ہیں اور تا قیام قیامت ہر امتی کو اس منصب رفیعہ سے ہی یاد کرنا لازم ہے' کہ رسالت زائلہ نہیں بلکہ کسی وقت بھی زائل نہیں ہوگی اور آپ قیامت تک بلکہ ابدالاباد تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' اور ہر شخص جو ان کی رسالت کا اقرار کرتا ہے جانتا ہے کہ ان کی صفت رسالت کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے' اگرچہ انکار نہ بھی کرے مگر اس صفت رسالت کا مقر ہو کر بھی فقط اس کو اہمیت نہ دے تب بھی وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے' اور مکروہ القابات سے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرنا ایسے رشتے جوڑنا جو استخفاف پر دال ہوں جن کا خود انہیں بھی اعتراف کہ ''یہ رشتے اہانت اور دشنام کیلئے

بھی رائج ہیں' یہ اگر منصب رسالت کا انکار نہیں ہے تو پھر کیا ہے......!!!

چنانچہ یہ چند کلمات بطور اصلاح عقائد و تعظیم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مذکور' اللہ عزوجل شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کو حق و ہدایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَ تُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم وَ صَلَی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ وَ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰینَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

سگ بارگاہ رضا

فقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

روز جاں افروز دوشنبہ 22 ربیع الاول 1426ھ مطابق 2 مئی 2005ء

عظمت مصطفیٰ ﷺ میں وفا کر چلے

کون کہتا ہے باتیں بنا کر چلے — عظمت مصطفیٰ ﷺ میں وفا کر چلے

وہ ﷺ جو رحمت ہیں سارے جہاں کیلئے — وہ ﷺ جو ہر اک کی بگڑی بنا کر چلے

جن ﷺ کی رحمت سے مستثنیٰ کافر نہیں — وہ ﷺ جو مومن پہ جود و سخا کر چلے

وہ ﷺ جو کنز خفیہ ہیں اک راز ہیں — وہ ﷺ کہ رب کی شہادت ادا کر چلے

وہ ﷺ کہ جس کے لئے وا ہوا لامکاں — کون جانے کہاں مسکرا کر چلے

ایسے شاہ معظم ﷺ کی تعریف میں — ہم کہ ارفع کلمات ادا کر چلے

اور ایسے حبیب مکرم ﷺ کو وہ — تف ہے کہ گالیاں برملا کر چلے

وہ جو داماد کہتے ہیں ان ﷺ کے لئے — بالیقیں وہ نبی ﷺ سے دغا کر چلے

ہے یہ تسلیم کہ گالیاں بھی ہیں یہ — پھر بھی سرکار ﷺ کو دے دلا کر چلے

آج دیکھا جو رضوی کا جوش و جنوں — سر جھکا کر وہ منھ کو چھپا کر چلے

آج مہلت ہے کہہ لو جو چاہو انہیں ﷺ — ہاں مگر خود کو دیں سے جدا کر چلے

لائق صد مذمت نسیم و ریاض — شان فخر رسولاں ﷺ گھٹا کر چلے

لائق صد اہانت محدث ضیاء — کہ اہانت نبی ﷺ کی روا کر چلے

لائق صد ملامت ہیں اختر رضا — کہ رضا ؓ سے ہی نظریں پھرا کر چلے

لائق شکر و تحسین عبدالوھاب ؓ — جو فریبوں سے ہم کو بچا کر چلے

لائق صد محبت ہیں عبدالوھاب ؓ — جو محبت کی مے کو پلا کر چلے

لائق صدہا عظمت ہیں عبدالوھاب ؓ — عظمت مصطفیٰ ﷺ جو دکھا کر چلے

آج کے دور کے ہیں وہ احمد رضا ؓ — اک لمحہ نہ رضا ؓ کو بھلا کر چلے

جو رضا ؓ کہہ گئے حرف آخر ہے وہ — پھر کسی کے نہ کہنے میں آکر چلے

اس کبیری ترابی کا ہو کیا بیاں — داغ دامن پہ ان ﷺ کے لگا کر چلے

رہنا ثابت قدم راہ میں کامران — آندھیاں لاکھ کوئی اٹھا کر چلے

علامہ کامران عالم خاں قادری رضوی